طیار ہیں تو وہ خود پہلے ہی والے ہیں نجف کی مذموم کارروائیوں نے یہ نتیجہ بہت پہنچائی گورنمنٹ معذور اور حق بجانب ہے۔

ہر کس از دست غیر نالہ کنان ۔ سعدی از دست خویشتن فریاد

عدم گنجائش کی وجہ سے میں اس نوٹس اور درخواست کو جو حضرت مسیح موعود مغفور سے پیش کرنی چاہی تھی درج نہیں کر سکا کسی اگلی اشاعت میں درج کر دونگا۔ مگر یہ دکھانے کے لئے کہ امن عامہ کو قائم کرنے اور مذہبی مناظرات کی اصلاح کیلئے اس مرد خدا نے کیا کچھ کیا اور آخر خدا تعالیٰ نے اس کے ارادوں کو کس طرح پورا کیا۔

ندوۃ العلماء کا اجلاس دہلی میں

نمبر اول

ندوۃ العلماء کا اجلاس اس دفعہ دہلی میں ایسٹر کی تعطیلات میں ہوگا علاوہ بریں مسلم لیگ کا اجلاس دہلی میں ہو چکا ہے اس سے دہلی کے مسلمانوں کی اولوالعزمی اور قومی اور مذہبی کاموں میں خاص دلچسپی کا پتہ لگتا ہے۔ جبکہ اس فہرست پر نظر کی جاتی ہے جو ندوۃ العلماء کو دعوت دینے والی انجمنوں کی الحکم میں شائع ہوئی ہے۔ تو اور بھی خوشی ہوتی ہے کہ ندوہ کا یہ اجلاس انشاء اللہ کسی بہترین نتیجہ کا موجب ہوگا چونکہ مولانا شبلی نے خود ایک سلسلہ مضامین کا شروع کیا ہے جس میں انہوں نے یہ بتانا چاہا ہے کہ

جلسہ میں کیا ہوگا اور کیا ہونا چاہیئے

اسلئے میں نے ضروری سمجھا کہ اپنے خیالات ندوۃ العلماء کے معزز ارکین تک پہنچاؤں کیا عجب کہ وہ ان سے کوئی مفید بات پیدا کر سکیں۔

ندوۃ العلماء کا اجلاس جب کلکتہ میں ہوا تھا اس وقت مسٹر عارف سے ہوتی مرسلہ ہمارے پاس بھیجا تھا۔ اسکا جواب الحکم کے ذریعہ میرے محسن مخدوم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب غفر اللہ لہ نے نہایت متانت سے دیا تھا۔ اور بہت سی باتوں کی طرف ندوۃ العلما کے معزز اراکین کو توجہ دلائی تھی پھر جب ندوۃ العلماء کا اجلاس امرتسر میں ہوا اس وقت بھی تحفہ ندوہ نام ایک مختصر سا رسالہ ہمارے امام و پیشوا مغفور نے ندوۃ العلماء کی توجہ کے لئے لکھا اور خود میں نے جلسہ میں شامل ہو کر ندوہ کے جلسہ پر مفصل ریمارکس ایک سلسلہ اخبار میں دیا اب جب کہ ندوہ کا اجلاس دہلی میں ہوتا ہے اور خود شبلی صاحب نے اس سوال پر روشنی ڈالنی چاہی ہے کہ ندوہ میں کیا ہوگا اور کیا ہونا چاہیئے تو اس صورت میں مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس سوال کے دوسرے حصہ کا جواب دیں کیونکہ ندوہ میں کیا ہوگا۔ تو شبلی صاحب بتائیں گے جو تجاویز انہوں نے جلسہ کو مفید اور مؤثر بنانے کی پہلے سے سوچ رکھی ہیں۔ وہ پیش کرینگے اور وہی صورت پروگرام کی ہوگی اس میں کیا ہونا چاہیئے یہ دوسرے لوگوں کا کام ہے۔ جو رائیں اور مشورے اس طرح پر ندوۃ العلماء کے مجلس نظم کو دی جائینگی کچھ تعجب نہیں کہ ان میں سے بعض کو عملدرآمد میں آنے کا موقع ملے۔ میں نے اسی خیال سے اس سلسلہ کو شروع کیا ہے یقین ہے کہ شبلی صاحب خصوصاً ان پر توجہ فرمائیں گے۔

جس طرح پر ندوۃ العلماء کو دہلی بلانے کی دعوت میں ان تمام انجمنوں کے سکرٹری شامل ہیں اور مختلف فرقوں کے مسلمان اس میں داخل ہیں اسی طرح پر اگر وہاں کے تمام مدارس اور مکاتب کے ذمہ دار منیجر باہم ملکر کوئی ایسی صورت سوچیں کہ ان مدارس کو ایک جگہ کر کے ایک بڑا دار العلوم بنا دیا جاوے تو یہ بہت مفید امر ہوگا۔ اسلئے سب سے پہلی بات جو ندوۃ العلماء کے اراکین اور اس کے بلانیوالے عمائد دہلی کی توجہ کیلئے میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ **دار العلوم دہلی کی بنیاد** ہے۔

میں جن دنوں دہلی میں تھا۔ میں نے یہ تحریک کی تھی کہ دہلی کے تمام اسلامی مدارس کو ملا کر ایک دار العلوم بنا دیا جاوے میری اس تحریک کو دہلی کے عمائد اور ان علماء سے جن سے ملنے کا مجھے اتفاق ہوا بہت پسند کیا اور بعض نے تو اس تحریک کو عملی رنگ میں لانے تک کے لئے مجھے وہاں ٹھیرنے اور اس پر خاص غور دینے کے لئے آمادہ کیا مگر میں وہاں نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ اب جبکہ ندوۃ العلما کا اجلاس وہاں ہوتا ہے کیوں اس تحریک کو زندہ نہ کیا جاوے۔

دہلی میں بہت سے مدرسے اور مکتب ہیں اور وہ سب کے سب چندے ہی کے ذریعہ چل رہے ہیں اور چونکہ ہر ایک مدرسہ کے منیجر کو خیال ہوتا ہے کہ اسکا مدرسہ ترقی کرے اسلئے وہ اس مطلب کے لئے جو تجاویز اور طریقے چاہے اختیار کرے ہمارے تعلیمی نصاب میں زمانہ کی ترقی اور ضروریات کے ساتھ بہت کچھ اصلاح کی حاجت ہے لیکن چونکہ یہ مدارس کسی خاص ضابطہ اور قانون کے نیچے نہیں ہیں اور نہ مسلمانوں کی عام رائے وہاں اپنا اثر کر سکتی ہے۔ اسلئے جو کچھ ان مدارس کے منیجر چاہتے ہیں کرتے ہیں میری دانست میں مسلمانوں کا قریباً ایک لاکھ روپیہ سالانہ دہلی کے ان مدرسوں پر خرچ ہو جاتا ہے چونکہ بے اصولی پن سے خرچ ہوتا ہے۔ اسلئے کوئی بہتر نتیجہ پبلک کے سامنے نہیں رکھا جا سکتا۔

فتح پوری کا ایک بڑا اور قدیم مدرسہ ہے اور اس کے اخراجات وقف فتح پوری کی آمدنی سے دیئے جاتے ہیں مدرسہ کی انتظامی کمیٹی شوق سے چاہتی ہے کہ مدرسہ کی اصلاح ہو اور وہ اس کے لیے بہت کچھ خرچ کرنے کو بھی طیار ہے۔ مگر بعض دقتیں اوستادوں کا نہ ملنا وغیرہ اسکی راہ میں ہیں۔ اسی طرح اور بھی بہت سے مدرسہ ہیں۔

پس اگر دہلی کے تمام مدارس کو یکجا کر کے ایک دار العلوم بنا دیا جاوے اور اسکی انتظامی کمیٹی کو ٹرسٹیوں کی ایک باضابطہ مجلس کے رنگ میں تبدیل کر دیا جاوے تو اس قسم کا دار العلوم نہایت مفید ہوگا۔ اسلئے سب سے پہلا امر جو ندوہ کے اس اجلاس میں طے ہونا چاہیئے۔ وہ **دہلی کے دار العلوم کا قیام** ہو میں جانتا ہوں کہ دہلی کے مدارس کو یکجا کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ یہ مدرسے مسلمانوں کے ہیں جنکو ایک کرنا افسوس کہنا ہے، کارے دارد باوجودیکہ اجتماعی قوت کی ہدایت مسلمانوں کو قرآن کریم نے دی تھی۔ وہ دوسروں کے پاس نہیں مگر آج جیقدر اختلافات ان میں ہیں اور دوسروں میں نہیں۔

اس دار العلوم کے قیام کے لئے فتحپوری کے مدرسہ کو بطور بنیاد کے لینا چاہیئے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ مدرسہ جن ہاتھوں کے نیچے ہے وہ زمانہ کی ضروریات سمجھنے والے ہیں اور وہ فوراً اس بات کو پسند کرینگے کہ اس مدرسہ کو بہترین حالت میں تبدیل کر دیں۔ پس

دار العلوم فتحپوری دہلی

کی اصلاح آسان ہے اور اس کام کو شروع کرنے کے لئے ندوہ کے اجلاس میں یہ بہترین ذریعہ ہے اگر اس مدرسہ کا انتظام عمدہ ہو جائے اور طلباء کی رہائش اور تعلیم کا معقول انتظام ہو اور پھر اس مدرسہ کے تعلیمیافتہ لڑکوں کے لئے قومی اور مذہبی کام کرنے کے لئے خصوصیت کو مد نظر رکھا جاوے تو دوسرے مدرسے خود بخود اس میں شامل ہوتے جائیں گے۔ مگر عوام مسلمانوں کے ذہن نشین جب ایسے قومی مدرسہ کی ضرورت اور اتفاق و اتحاد کے فوائد ذہن نشین کر دئے جاویں تو یہ کام بہت آسان ہے اسی طرح پر دوسرے ایسے مدارس جو بعض اوقاف کی آمدنیوں سے چل رہے ہیں۔ انہیں اسمیں ملا دیا جاوے تو یہ کام اس طرح شروع ہو سکتا ہے (باقی دوسرے نمبر میں)

مسلمان اخبار نویس اور ان سے ذرا توجہ پڑھیں

اسلامی اخبارات سے میری مراد ان اخبارات سے ہے جن کے مالک اور ایڈیٹر مسلمان ہیں اور وہ اپنے اخبار کی غرض و غایت مسلمانوں اور اسلام کی حمایت اور ان کے حقوق کی حفاظت اور نگہداشت ظاہر کرتے ہیں پھر ان اخبارات کی دو قسمیں ہیں
اول ملکی اور عام اخبارات
دوم مذہبی اخبارات

ملکی اور عام اخبارات کا یہ کام ہے کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کے متعلق اپنے کالموں میں بحث کریں اور جہاں انکی حق تلفی ہو اس کے متعلق بحث کر کے ذمہ دار افسروں کو متوجہ کریں ایسا ہی قومی معاملات پر مسلمانوں کو غور کرنے کی عادت ڈلوائیں ۔

مذہبی اخبارات اسلام کے حقائق اور مخالفین اسلام کے اعتراضوں کے جواب دیتے ہیں - اسلامی اخبارات کی اس تقسیم کے بعد جس ضروری امر پر میں مسلمان اخبار نویسوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ موجودہ پولیٹکل شورش اور ایجی ٹیشن نے مسلمانوں کی حالت کو نہایت نازک کر دیا ہے کیونکہ جارحی ہمسایہ قوم کے ایک فرقہ آریہ نے دوسرے ہندوؤں کو اپنی پوزیشن صاف کرتے کرتے خواہ نخواہ مسلمانوں کے خلاف اکسانے کی کوشش کی ہے - میں اسی بات کو صاف الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ پرانے خیال کے ہندو جنہیں سناتن دھرم کے ماننے والے کہا جاتا ہے - مسلمانوں کیساتھ کوئی دشمنی اور بیر نہیں رکھتے مگر اب آریہ صاحبان انہیں جوش دلا کر مسلمانوں کی مخالفت پر آمادہ کر رہے ہیں اور کر ینگے - ان کے مذہبی اخبار اسلام پر ایسی نکتہ چینیاں کر رہے ہیں جو اسلام کی مستند کتب کی بنا پر نہیں ہوتی ہیں اور انکا طرز تحریر ایسا ہوتا ہے جس سے مسلمان مشتعل ہوں یہ حالت ہے ہمارے مخالفین کی ۔

ایسی صورت میں کہ مسلمان ایک نرغہ میں پھنسے ہوئے ہیں یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ مسلمان اخبار نویس ایک دوسرے کی مخالفت پر نہایت تنگ سری کیساتھ تلے کریں

پچھلے دنوں اخبار پیسہ کا نئی صدائے ہند لاہور کے شمارہ پر الٹی منطق چلا کر نتیجہ نکالا کہ مسلمان اسے پڑھتے ہی نہیں اس نوٹ کو لیکر پیسہ اخبار نے دلی کی ہنڈ کی - کیوں ؟ صرف اسلیئے کہ **حمایت اسلام** کے متعلق صدائے ہند اور پیسہ اخبار کے ہم پیشہ مختلف ہیں ایک انجمن کی موجودہ شورش کے خلاف ہے دوسرا اسکی تائید میں پیسہ اخبار نے تو یہ شرمناک غلطی کہا ہی تھی - اسکا جو جواب صدائے ہند نے شایع کیا ہے ۔ وہ جہانتک ذاتیات کا رنگ کہتا ہے ۔ معقول اور درست کہا جا سکتا ہے - لیکن معقولیت اور متانت سے اتر کر اسے **پھکڑ بازی** کا ایک اچھا نمونہ بنا دینے کی کوشش کی ہے جسکو میں سخت ناپسند اور شرمناک امر سمجھتا ہوں ۔ اب وہ وقت نہیں ہے کہ مسلمان اخبار نویس آپس میں اسطرح دست و گریبان ہوں بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ مشترکہ **قومی کاموں** میں ملکر آواز اٹھائیں اور خانہ جنگی کو چھوڑ دیں - اسی طرح پر مذہبی اخبارات میں ایسی بحثیں نفرت کی نگاہ سے دیکھی جانیکے قابل ہیں جو باہم ایکدوسرے کی نامناسب مخالفت پر مبنی ہوں

باہمی فروعی اختلافات کو چھوڑ کر مخالفین کا منہ بند کرنیکے لیئے متفقہ طاقت سے کام لیں - ہاں اگر باہم کسی امر میں اختلاف ہو تو اسے نہایت متانت اور معقولیت سے پیش کیا جاوے - جسقدر طاقت ہم خانہ جنگی میں صرف کر رہے ہیں اسکو مخالفین کی مخالفت کے دور کرنے میں کیوں صرف نہ کیا جاوے ۔

کسی اسلامی انسٹیٹیوشن کی انتظامی اصلاح کے متعلق اگر علم رائے پیدا کرنا منظر ہو تو اس طریق کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے - جو اختلاف رائے سے گزر کر مخالفت اور **عداوت** کی صورت اختیار کرے ۔

یہ تمام امور **بطور بنیادی** اور وقتی ضرورتوں کے پیش کیئے ہیں - دیکھنا چاہیئے کہ دوسرے مسلمان اخبار نویس ان نیک نیتی اور اصلاح کی غرض سے ظاہر کیئے ہوئے خیالات پر کیا رائے زنی کرتے ہیں ؟

اگر ہم اس طریق کو اختیار کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدا کے فضل سے اسلامی شیرازہ کی تقویت کیلیئے بہت بڑا کام ہو سکتا ہے - اور مسلمانوں کی خانہ جنگی دور ہو سکتی ہے ۔

میں مسلمان معاصرین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے صحائف میں اس تحریک کی تائید کریں ۔ اسکے ساتھ ہی یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اسلامی پریس کی قوت اور طاقت کو مضبوط کرنے کی لیئے اور ان میں باہم اتحاد اور ارتباط کو بڑھانیکے لیئے ایک **پریس کانفرنس** کی بھی ضرورت ہے جسقدر جلد ممکن ہو اس تحریک کو عملی لباس پہنانا چاہیئے اور مسلمان اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس قائم ہو کر **اسلامی پریس** کی اصلاح اور استحکام کے لیئے تجاویز پر غور کرے ۔ میں نے سرسری طور پر ان تجاویز کو پیش کر دیا ہے امید کہ دوسرے معاصرین اس پر رائے زنی کریں گے ۔

دین الحق

میرے محترم بھائی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی نے ایک عجیب اور قابل قدر کام کیا ہے ۔ اور میں چاہتا ہوں کہ احمدی بھائی انکی اس **خدمت** کی پوری قدر کریں انہوں نے **دین الحق** نام ایک کتاب لکھی ہے اس کتاب میں انہوں نے در اصل **احمدیت** کے درخشان چہرہ کو دکھایا ہے - یہ کتاب اس قابل ہے کہ غیر قوموں اور غیر احمدیوں میں اسکو کثرت سے شایع کیا جاوے اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ حضرت مسیح موعود مغفور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم اور دوسرے عقاید اسلامیہ کے متعلق کیا کچھ فرمایا ہے میں یقین نہیں کرتا کہ اگر کوئی خشیت اللہ سے اسکو پڑھے اور پھر بھی وہ سلسلہ حقہ کی نسبت بدگمانی کرے اس کتاب کے بعد مجھ کو احمدی اور انکا مذہب سمجھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی مگر اس کتاب کو جو میں الحکم کیساتھ شایع کرتا ہوں ، محرکات کچھ اور ہیں - جو بعد میں معلوم ہو جائیں گے - میر صاحب نے اس کتاب کو نہایت احتیاط اور عمدگی سے طبع کرایا ہے - اور اس کی قیمت ۸ ہے یہ کتاب مذکور چند روز میں شایع ہو جاوے گی اور اسکا دوسرا حصہ **اظہار الدین** ہو گا ۔

میں پھر تحریک کرتا ہوں کہ یہ کتاب کثرت سے شایع ہونی چاہیئے درخواستیں میر صاحب موصوف کے پاس دہلی جائیں ◆

پاک کیفیت اور انشراح صدر اور یقین اور لذت اور محبت اور انس اور ذوق پیدا کر دیتا ہے اگر یہ امر نہیں ہے تو پھر دعا اور عبادت بھی ایک رسم اور عادت ہے ہر ایک دعا گو ظاہری طور پر مشکلکشائی کے لئے ہو مگر باطنی ایمانی حالت اور عرفانی مرتبت پر گذر کر آتی ہے یعنے اول ہی ایمان اور عرفان میں ترقی بخشتی ہے۔ اور ایک پاک سکینت اور انشراح صدر اور اطمینان اور حقیقی خوشی عطا ہوتی ہے۔ دعا کرنیکے بعد ہمارے دنیوی مکروہات پر اپنا اثر ڈالتی ہے۔ اور جس پہلو سے مناسب ہے اس پہلو سے ہمارے غم کو دور کرتی ہے پس ان تمام تحقیقات سے ثابت ہے کہ دعا اسی حالت میں دعا کہلا سکتی ہے کہ جب درحقیقت اُس میں ایک قوت کشش ہو اور واقعی طور پر دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اترے جو ہماری گھبراہٹ کو دور کرے اور ہمیں انشراح صدر بخشے اور سکینت اور اطمینان عطا کرے ہاں حکیم قادر مطلق ہماری دعاؤں کے بعد دو طور سے نصرت اور امداد کو نازل کرتا ہے۔ (۱) ایک یہ کہ اس بلا کو دور کر دیتا ہے جس کے نیچے ہم دبکر مرنے کو تھے (۲) دوسرے یہ کہ بلا کی برداشت کے لیے ہمیں فوق العادۃ قوت عنایت کرتا ہے بلکہ اس میں لذت بخشتا ہے۔ اور انشراح صدر عنایت فرماتا ہے۔ پس ان دونوں طریقوں سے ثابت ہے کہ دعا سے ضرور نصرت الٰہی نازل ہوتی ہے۔

اشاعت اسلام

اسلام اور اہل اسلام کی جو تباہ حالت ان دنوں ہو رہی ہے اسکے اظہار کرنیکے لیئے مجھ کو کسی لمبی تمہید کی ضرورت نہیں ہے اشاعت اسلام کی ضرورت پر میں متعدد مرتبہ اپنے دلی جذبات کا اظہار کر چکا ہوں کہ یہ ایک اہم ضروری کام ہے جو مسلمانوں کو پوری تندہی اور ہمت اور جوش اور بڑے اخلاص سے کرنا چاہیے اور جہانتک ممکن ہو سب کے سب ملکر اس فرض کو ادا کریں میں نے اپنے ان خیالات کو تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ مختلف اوقات میں ظاہر کیا دہلی میں دہان کے معزز و سربرآوردہ مسلمان اور مولانا شبلی سے اس ضرورت کے متعلق خاص طور پر تحریک اور گفتگو کا بھی موقع ہوا اب جبکہ یہ تحریک مسلمانوں میں پیدا ہوئی ہو

میں پھر اس ضرورت کے متعلق اپنی آواز اٹھانی چاہتا ہوں شاہ سلیمان صاحب پھلواری نے روزانہ پیسہ اخبار میں اس عنوان سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور انہوں نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کو مل کر اشاعت اسلام کے کام کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ اور تمام مختلف انجمنیں اور مجلسیں جو بطور خود اس کام کو کر رہی ہیں وہ ایک مرکزی کمیٹی کے ماتحت ہوں اور مختلف انجمنوں کے کاموں کو تقسیم کر دیا جاوے یہ تجویز نرالی اور نئی نہیں ہے بلکہ یہ وہی تجویز ہے جسکو میں نے انجمن خدام المسلمین کی تحریک کرتے ہوئے پیش کیا تھا جب تک اس اصول پر کام نہیں ہوگا کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہونچنے کا احتمال ہے لیکن سوال یہ ہے کہ علماء کے درمیان جو اپنی ذاتی مناظرے اور جھگڑے ہیں انکا علاج اور اصلاح ہو تو کیونکر ہو ؟ تکفیر بازی اور فتوی سازی کی منڈیوں کی رونق انکی گرم بازاری کا موجب ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ

طرفہ دین خالی شدہ و ہر دشمنے جست از کمین

مذہبی انجمنوں اور مجلسوں سے کبھی کام نہیں ہوا انجمنوں کی جو حالت ہوتی ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔

لاہور کی انجمن حمایت اسلام اور دلی کی انجمنوں میں جو ایک دوسرے کی مخالفت ہو رہی ہے۔ وہ مخفی امر نہیں عہدوں پر جنگ۔ اپنی وضع کے ممبروں کی طاقت کی مضبوطی یہ انجمنوں کا ادنی کام ہے۔ اسلئے میں یقین نہیں کرتا کہ کوئی شخص جو محض اخلاص اور نیک نیتی سے اس سوال پر غور کریگا نہیں مان سکتا کہ کمیٹی بنا دینے سے ہی کوئی کام چل سکتا ہے۔ اسکے یہ معنے نہیں ہیں کہ انجمن کی ضرورت نہیں اگر میری اس تحریر سے یہ مفہوم پیدا کیا جائے تو یہ سراسر غلط ہوگا۔ میری دانست میں جب تک مسلمان کسی خاص شخصیت کے اثر کے نیچے نہیں آتے اور تمام انجمنیں اسکے ماتحت نہیں ہوتی ہیں کوئی بات درست نہوگی۔ میں اسکی مثال اپنے ہاں کی انجمن اور کمیٹی سے دے سکتا ہوں۔ ہماری کل قوم ایک اپنا امام اور مطاع یقین کرتی ہے۔ اور اسکے کل فیصلے اور احکام ناطق ہوتے ہیں انتظامی امور کے لیے ایک انجمن اسکے ماتحت کام کرتی ہے اسی طرح جب تک مسلمان سب کے سب ایک امام اور پیشوا دین کے ناطق فیصلہ کے نیچے نہیں

آئینگے انہیں وہ وحدت اور یکجہتی پیدا نہیں ہو سکتی جو کمیٹیوں اور مرکزی انجمنوں سے یہ کام نہیں چلے گا۔ ہاں اگر ایک مذہبی امام کے ماتحت ہوکر ایک مرکزی کمیٹی اور اس کے ماتحت کمیٹیاں ہوں تو یہ انشاء اللہ ضرور مفید اور بابرکت ہونگی۔

بہرحال اشاعت اسلام کی ضرورت اور اسکی عملی ضرورت پر غور کرنا اسوقت مسلمانوں کا ایک مشترکہ کام ہے اور اسپر توجہ نہ کرنا سخت غفلت اور بُرے نتائج کا موجب ہوگا۔

بہرحال جہانتک شاہ سلیمان کی تجویز اشاعت اسلام کی ضرورت اور مسلمانوں میں وحدت پیدا کرنے کے خیال سے ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں۔ باقی اسکی عملی صورت پر غور کرنیکے لیے یہ ہونا چاہیئے کہ اہل الرائے لوگ اس سوال پر بحث کرینگے۔

اسوقت میں پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کفر فروشی کی منڈیوں کو سرد کر دینا چاہیئے۔ ذرا ذرا سی بات پر جو کفر کے فتوے دیئے جاتے ہیں۔ اور رفع یدین کے کرنے نہ کرنے پر جو مقدمہ بازی ہوتی ہے۔ اسے روک دو۔ مسیح کی وفات اور آسمان پر اٹھ جانیکے متعلق جو کفر بازی ہو رہی ہے اس پر رجوع کرو۔

اور صدق و اخلاص کے ساتھ قدم اٹھاؤ مسلمانوں کو کافر بنانے کی بجائے کافروں کو مسلمان کرنے اور مسلمانوں کو مسلمان رہنے دینے کی کوشش کرو کہ آج اسی کی ضرورت ہے۔ اگر مسلمانوں میں بھی صلح پیدا ہو جائے اور انکی اعتقادی اور عملی غلطیاں دور ہو جائیں تو اسلام کی کامیابی میں کوئی شبہ اور شک نہیں ہو سکتا

اٹھو اور قدم بڑھاؤ

سب سے زیادہ اشاعت اسلام کے کام سے خوش ہونے والی جو قوم ہے۔ وہ احمدی قوم ہے اور اس تجویز کو جو اشاعت اسلام کے لیے کی [illegible] اسنے بحمد اللہ ہم ہیں اسلیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] ہم کو زندہ لینا ہو رہی ہے

روئے زمین کے مسلمانوں کو دین واحد پر جمع کرو

وہ دن بڑا ہی مبارک ہو جب ہم اس بشارت کو اپنی آنکھوں پورا ہوتے ہوئے دیکھینگے اگر سچ مچ اسلام کی اشاعت کا جوش ہو تو ملکر یہ قدم اٹھاؤ اور خدا تعالیٰ کی رسی کو پکڑ لو خسران اسلام کا سد ہو۔ شاید گرفتہ دل با نقش پھر جوئے ایام را۔

اخبارات کا نیا قانون

آخرکار ۵- فروری ۱۹۱۴ء کو اخبارات کا نیا قانون پاس ہو گیا قانون مذکور کے رو سے اخبارات کی بے قیدی اور آزادی کو اصول ایک تہ و بالا کر دیا گیا۔ ہر چند آزاد نکتہ چینی جو قانون اور اخلاق کے حدود کے اندر ہو۔ وہ کبھی بھی بند نہیں کیجاتی اور نہ اسے کوئی آزاد اور مہذب گورنمنٹ روکنا پسند کرتی ہے۔ تاہم اس مین کوئی بھی کلام نہیں۔ کہ بعض شوریدہ سر اور غیر ذمہ وار لوگون نے اسکے ناجایز استعمال سے یہانتک نوبت پہنچا دی کہ اب اخبار نویس کے کندہون پر ایک تلوار لٹکتی رہے گی۔

بہ حیثیت ایک اخبار نویس کے اس قانون کے اسقدر جلد پاس ہو جانیکو مین خوشی اور مسرت سے نہین دیکھ سکتا۔ لیکن جب مین اسکے نتایج کا تصور کرتا ہون۔ تو ایک پہلو سے مجھ از بس مسرت ہوتی ہے۔ اور دوسرے پہلو سے بیحد افسوس۔

خوشی کا پہلو تو یہ ہے کہ ہمارے سید و مولا امام حضرت مسیح موعود نے ۲۲- ستمبر ۱۸۹۵ء کو ایک درخواست گورنمنٹ ہند کے پاس بھیجنی چاہی تہی کہ جسکے رو سے مناظرات کی اصلاح ہو سکتی تہی اور موجودہ طریق مناظرہ سے جو بد امنی اور برے نتایج پیدا ہوتے ہین وہ سب رک جاتے تہو لیکن بعض اندرونی رکاوٹون نے اس درخواست کو گورنمنٹ آف انڈیا تک پہونچنے نہ دیا۔ اس درخواست کے رو سے یہ بہی چاہا گیا تہا کہ دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کو وسیع کیا جاوے۔

اگر اسوقت یہ قانون پاس ہو جاتا تو مذہبی مناظرات اور ایک دوسرے کے خلاف تقریرون اور تحریرون کا جو موجودہ خطرناک رویہ ہے وہ بند ہو گیا ہوتا۔ مگر قدرت نے اس کام کو ایک دوسرے وقت کے لئے رکہا ہوا تہا۔ حضرت مسیح موعود نے جب اس درخواست کو عام مسلمانون کے دستخطون کے لئے پیش کیا۔ تو ہزارون دستخط اس پر ہو چکے تہے اس کے ساتھ ہی آپ نے مختلف مذاہب کے لیڈرون اور سرگروہون کو نوٹس دیا۔ کہ وہ امن عامہ کو قایم رکھنے کے لئے اس طریق کو مذہبی مناظرات میں اختیار کرین جو احقاق حق کا ہو سکتا ہے۔ مگر اسوقت کسی نے توجہ نہ کی پہر بہی جب یہ طریق مناظرہ اپنے برے نتایج کو پیش کرنے لگا تو مین نے الحکم کے ذریعہ اس نوٹس کی تجدید کی اور مذہبی اخبارات سے چاہا کہ وہ خدا کے لئے اپنی روش کو بدلین۔ مگر انہون نے اپنی رونق کو کم ہوتے دیکھکر گوارا نہ کیا کہ اس بدزبانی کے طریق کو چھوڑین۔

مگر اب اس قانون نے کسی **قوم یا فرقہ یا مذہب کے خلاف عناد و دشمنی** کو بہی پیش نظر رکہا ہے۔ اور ایسے اخبارات اور رسالجات جو اپنے رویہ سے ظاہر کرینگے۔ کہ وہ جایز نکتہ چینی کے اصول کو چھوڑ کر محض عناد اور دشمنی کے پہلو سے کسی مذہب پر حملہ کر رہے ہین وہ اس قانون کے رو سے قابل مواخذہ ہونگے۔

پس اس لحاظ سے کہ جو ہم اور ہمارا امام ۱۸۹۵ء سے مذہبی قومون اور جماعتون سے چاہتا تہا۔ کہ وہ باہم ایک اس کے اصول پر متفق ہو جائین وہ اللہ تعالے نے جدید پریس ایکٹ کے ذریعہ پورا کر دیا ان مذاہب کے حامیین پر موت وارد ہو جائے گی۔ جو صرف دوسرے مذاہب کے پیشواؤن اور ہادیون پر محض گالیون کی بوچھاڑ کرنا جانتے ہیں اور حقایق اور معارف سے تہیدست ہین۔ اسلام اور اہل اسلام کے لئے یہ موسم بہار آگیا ہے۔ وہ اسلامی حقایق اور معارف کو دنیا کے سامنے رکہین گے۔ اب دیکہا جائیگا۔ کہ دوسرے مذاہب کے حامی اس میدان مقابلہ مین دنیا کے سامنے کیا رکہتے ہیں

پس اس لحاظ سے ہمین اس قانون کے پاس ہونے سے بہرحال خوشی ہے۔ اور اس پہلو سے بہی ہم خوش ہین کہ ہم ہمیشہ سے **امن** اور **فرمانبرداری** اور **وفاداری** کے اصولون کی تعلیم دیتے ہین۔ اور جن لوگون نے محض نادانی سے **امن عامہ** کے خرمن مین آگ لگا جاتا تہا۔ اور انہون نے اپنے خیر خواہون کی ناصحانہ باتون کو نہ سنا اب۔ وہ کم از کم **قانون** کے خوف سے ہی خاموش ہونگے اور اس طرح پر ہم بہ آسائش دل کے بہت زیادہ حصہ لینے کے قابل ہونگے [illegible] ملک مین ہر طرح سے امن ہو گا چونکہ اس پہلو [illegible] اور مطلب پورا ہوتا ہے اسلئے ہم ہر طرح سے اطمینان ظاہر کرتے ہین لیکن جس حالت اور صورت مین کہ آزادی کو بہت ہی محدود کر دیا گیا ہے۔ اور بعض فقرات نہایت مبہم ہین اور اخبار نویسون کا وقار اس قانون کے رو سے کم ہو جائیگا تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے نامہربان دوستون کی کرتوت پر افسوس اور رنج ظاہر نہ کرین جو اس قانون کے نفاذ کا موجب ہوئے ہین اخبارات کی آزادی کچھ شک نہیں اس قانون کی رو سے کچل دی گئی ہے۔ مگر خدا کرے کہ جس غرض کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے وہ پوری ہو یعنے **انارکزم** کا استیصال ہو اگر انارکزم محض اخبارات کی تحریر کا نتیجہ ہے تو کچھ شک نہین کہ وہ دب جائیگا لیکن مین سمجھتا ہون کہ **انارکی کی تحریک** صرف اخبارات سے نہین ہوتی۔ بلکہ مخفی سوسائیٹیان اس کی تعلیم کیلئے موجود ہین اور انہین کا اثر ہے۔ کہ نہایت خفا کانہ وارداتین ہوتی ہین۔

بہرحال یہ قانون ہمارے لئے بہ حیثیت ایک احمدی مسلمان اور ایک مذہبی مبلغ ہونیکے ہر طرح سے قابل اطمینان ہے۔ ہم ملک مین امن چاہتے ہین جس طرح پر قایم ہو سکتا ہے مبارک ہے۔

مین آخرین ایسے آریہ اخبارات کو توجہ دلاتا ہون کہ اب انکے مذہب کی حقیقت کے اظہار کا وقت آیا ہے۔ اگر فی الحقیقت وہ اپنے اندر کوئی اعلی درجہ کی تعلیم رکہتے ہین جو انسانی نفوس کے تزکیہ اور تصفیہ کے لئے مفید ہو سکتی ہے تو اسے پیش کرنا پڑیگا۔

اسلام کی صداقت کے اظہار کا وقت آ پہونچا اور خدا تعالے کے فضل سے وہ سلسلہ پہلے ہی شروع ہو چکا ہے اب زیادہ انتظار نہیں قرآن کریم کی اعلی درجہ کی تعلیم اور اسکے حقایق و معارف پبلک مین پیش ہونگے۔ اور دوسرے مذاہب کی تعلیمات سے انکا موازنہ ہوگا اور اس طرح پر کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا۔

قانون کا خوف ان لوگون کو ہونا چاہیئے جو اپنی خلاف ورزی کیلئے جذبات رکہتے ہون جو قوم اور اخبارات اپنے سالہا سال کے روش اور رویہ سے کہا چکے ہین کہ وہ گورنمنٹ کے **لائل** اور وفادار اہل ملک کیلئے ان کے سچے **محب** ہین انہین اس سے کیا اندیشہ؟

مقامی ذمہ وار حکام امید ہے اس قانون جدید کے رو سے اپنے فرایض کو ادا کرتے ہوئے پوری فراخ حوصلگی سے کام لیکر پریس کو حقیقی اصلاح کا موقع دینگے۔

بالآخر ہم [illegible] یا کہا ہو پر اگر کسی قسم کا شکوہ کرینگے تو

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

تاریخہائے اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

فی قیمت جو ہر حال مین پیشگی لی جائے گی

غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب ۱۲ آنے

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی
... غرض دار الامان بینی

نمبر ۵ قادیان دار الامان مورخہ [illegible] فروری سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۴ صفر سنہ ۱۳۲۸ ہجری جلد ۱۴

الحکم مفت دیا جاوے

غیر احمدیون اور غیر مذاہب کو

توسیع اشاعت الحکم کی طرف ابھی تک توجہ نہین ہوئی گو خاموشی بھی نہیں ہی لیکن توسیع اشاعت کا کام ایک دن کی عملی کارروائی سے نہین چل سکتا۔ پچھلے اکیدو اشاعتون مین سں ضرورت کو کھولکر بتا دیا ہے اور اسپر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہنی چاہیے۔ کیونکہ بار بار ایک ہی امر کو دوہرانا شاید قومی حمیت اور مذہبی غیرت کے جذبہ کو عملی رنگ مین کمزور بناتا ہے جو خدا کے فضل سے احمدی قوم مین پیدا ہو رہا ہے۔

مخالفین جس جس رنگ مین اپنا زہریلا اثر پہیلانا چاہتے ہین اسکے انسداد کیلیئے ایسی بات کی ضرورت ہے کہ ہماری تبلیغ و اشاعت کا دائرہ وسیع ہو اور غیر احمدیوں اور غیر مذاہب کے لوگوں مین الحکم کی اشاعت صرف مفت کر دیجاوے یا برائے نام قیمت پر اسلیئے تجویز کیگئی ہے کہ ایسے تمام اخبارات جو مفت جاری کرائے جاوین وہ عام سالانہ کے حساب سے جاری کر دئیے جاوین جو لوگ سلسلہ کی اشاعت کے لئے جوش رکھتے ہیں وہ اسوقت ہمت سے کام لین اگر سال بھر اندر وہ اس ذریعہ سے ایک شخص کو بہی راہ راست پر لاسکے تو انکے لئے اس سے بڑھکر ثواب اور خوشی کیا ہوگی وہ خود ہی الدال علی الخیر کفاعلہ اسکے اعمال حسنہ کے ثواب سے فائدہ اٹھائینگے۔ جو لوگ الحکم کی اعانت کے لیئے دو روپیہ فنڈ کہولنے کی تجویز کرتے تھے مین امید کرتا ہون کہ وہ اس موقع پر ہمت سے کام لینگے اور جسطرح بہی ممکن ہوگا اس مفت اشاعت کے سلسلہ کو وسیع کرینگے سردست ایکسال کیلیئے اسکا تجربہ کرنا چاہیے مین کوشش کرونگا کہ اس مفت اشاعت کے نتائج رپورٹ کی صورت مین شائع کیے جاویں اس تحریک کو اگرچہ ایک حد تک پچھلی اشاعت مین کر دیا گیا تہا مگر مین عملی طور پر آج اسکو شروع کرتا ہون اور سب سے اول اپنی طرف سے اعلان کرتا ہون کہ کارخانہ الحکم کی طرف سے ۲۰ اخبار ایسے لوگونکے نام مفت جاری کر دیئے جائینگے جو غیر احمدی ہون یا عیسائی یا کوئی اور مذہب رکھتے ہون میں ایسے لوگون سے صرف اس امر کا اقرار چاہتا ہون کہ وہ اخبار کا ہر پرچہ پانچ آدمیون مین بیٹھکر سنا دیا کرین ایسی آنیوالی درخواستوں کے لئے یہ التزام نہو سکیگا کہ شروع سال سے کل پرچے انہین بھیجے جائیں بلکہ اسوقت سے انکے نام الحکم جاری ہوگا۔ جب انکی درخواست آئے گی۔

مین نے بالکل سادہ الفاظ مین اپنا مطلب ادا کر دیا ہے آیندہ اس صفحہ پر ایسے جلدی ہونیوالے اخبارات اور اس فنڈ مین مدد دینے والے دوستونکی فہرست شائع ہوتی رہے گی۔ وباللہ التوفیق

اسی سلسلہ مین مین اپنے مخلص بہائی اور الحکم کے سچے قدردان بابو عبد المجید سپرنٹنڈنٹ پٹیالہ کی قابل تقلید اعانت کو پیش کرنا چاہتا ہون بابو عبد المجید ایک روشن خیال اور سلسلہ کے مخلص خادم ہین۔ انہونے الحکم کی اعانت کیلیئے دس روپیہ خرید کتب کے لیئے بھیجے تہے اب انہوں نے سلسلہ کی کچھ کتابیں بعض ان قابل اور فہیم مستورات کو بھجوائی ہین۔ جو احمدی نہین ہین اور اخباری اور علمی اور مذہبی مذاق رکھتی ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ یہ طریق انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ وہ دوست جو الحکم کیلیئے ہر طرح کی غیرت اور ہمدردی اپنے سینہ میں رکھتے ہیں ایسے مفید راہوں سے الحکم کے وجود کو زیادہ مفید اور اسکی موجودہ مشکلات میں اس کے مربی ثابت ہو سکتے ہین اب خاموشی کا وقت نہین کچھہ کرنا چاہیے۔ الحکم کے مالی مشکلات آپ کی دلی توجہ چاہتے ہین ؛

مطبع انوار احمدیہ مین باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب تراب احمدی مالک ایڈیٹر کے چھپکر شائع گشت ؛

حضرت مسیح موعود مغفور کے کلمات طیبات

مسئلہ دعا کے متعلق کچھہ اور

قدیم سے خدا تعالیٰ کا ایک روحانی قانونِ قدرت ہے کہ دعا پر حضرت احدیت کی توجہ جوش مارتی ہے اور سکینت اور اطمینان اور حقیقی خوشحالی ملتی ہے۔ اگر ہم ایک مقصد کی طلب میں غلطی پر نہ ہوں تو وہی مقصد ملجاتا ہے۔ اور اگر ہم اُس خطا کار بچہ کی طرح جو اپنی ماں سے سانپ یا آگ کی ٹکڑہ مانگتا ہے۔ اپنی دعا اور سوال میں غلطی پر ہوں تو خدا تعالیٰ وہ چیز جو ہمارے لیے بہتر ہو عطا کرتا ہے اور باایں ہمہ دونوں صورتوں میں ہمارے ایمان کو بھی ترقی دیتا ہے۔ کیونکہ ہم دعا کے ذریعہ سے پیش از وقت خدا تعالیٰ سے علم پاتے ہیں۔ اور ایسا یقین بڑھتا ہے کہ گویا ہم اپنے خدا کو دیکھہ لیتے ہیں اور دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جبسے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے جب خدا تعالےٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کیلئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اُسکا **کوئی مخلص بندہ** اضطرار اور کرب اور قلق کیساتھہ دعا کرنے میں مشغول ہوجاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہوجانے کے لیے مصروف کرتا ہے تب اس **مردفانی** کی دُعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالےٰ ایسے نئے اسباب پیدا کردیتا ہے۔ جنسے کام بنجائے۔ یہ دعا اگرچہ بعالم ظاہر انسان کے ہاتھہ سے ہوتی ہے مگر درحقیقت وہ انسان **خدا میں فانی ہوتا ہے** اور دعا کرنے کے وقت میں حضرت احدیت وجلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اُسوقت وہ ہاتھہ اسکا ہاتھہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھہ ہوتا ہے یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے دُعا کرنیوالوں کے لیے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے۔ اور دعا قبول ہوکر مشکل کشائی کیلئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور اُنکا علم **پیش از وقت** دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبول دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھہ جاتا ہے سچ یہی ہے اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں **حق الیقین** تک نہ پہنچ سکتا دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالےٰ کیساتھہ کلام کرتے ہیں جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق وصفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کیحالت تک پہنچ جاتا ہے۔ تب وہ زندہ خدا اُسپر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے دنیوی مطالب کو پاویں بلکہ کوئی انسان بغیر اُن قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونیکے جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔ اس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا۔ جس سے بہت سے دل دور پڑے ہوئے ہیں۔ نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے۔ مگر اُسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلّی کرتا اور **انا القادر** کا الہام اُنکے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک وشبہات دور کردیتا ہے۔ کیونکہ جو مقاصد بغیر دعا کے کسی کو حاصل ہوں وہ نہیں جانتا کیونکہ اور کہاں سے اسکو حاصل ہوئے بلکہ صرف تدبیروں پر زور مارنیوالا اور دعا سے غافل رہنے والا یہ خیال نہیں کرسکتا کہ یقیناً وحقاً خدا تعالےٰ کے ہاتھہ نے اسکے مقاصد کو اسکے دامن میں ڈالا ہے۔ یہی وجہ ہے جو شخص دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر کسی کامیابی کی بشارت دیا جاتا ہے۔ وہ اس کام کے ہوجانے پر خدا تعالیٰ کی شناخت اور معرفت اور محبت میں قدم آگے بڑھاتا ہے اور اس قبولیّت دعا کو اپنے حق میں ایک عظیم الشان نشان دیکھتا ہے۔ اور اسی طرح وقتاً فوقتاً یقین سے پر ہو کر جذبات نفسانی اور ہر ایک قسم کے گناہ سے ایسا مجتنب ہو جاتا ہے۔ کہ گویا صرف ایک روح رہجاتا ہے لیکن جو شخص دعا کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کے رحمت آمیز نشانوں کو نہیں دیکھتا۔ وہ باوجود تمام عمر کی کامیابیوں اور بیشمار دولت اور مال اور اسباب تنعم کے دولت حق الیقین سے بے بہرہ ہوتا ہے اور وہ کامیابیاں اسکے دل پر کوئی نیک اثر نہیں ڈالتیں بلکہ جیسے جیسے دولت اور اقبال پاتا ہے۔ غرور اور تکبّر میں بڑھتا جاتا ہے خدا تعالیٰ پر اگر اسکو کچھہ ایمان بھی ہو تو ایسا **مُردہ ایمان** ہوتا ہے جو اسکو نفسانی جذبات سے روک نہیں سکتا۔ اور حقیقی پاکیزگی بخش نہیں سکتا۔

یہ بات یاد رہے کہ اگرچہ قضا وقدر میں سب کچھہ مقرر ہوچکا ہے۔ مگر قضا وقدر نے علوم کو ضایع نہیں کیا۔ سو جیسا کہ باوجود تسلیم مسئلہ قضا وقدر کے ہر ایک کو علمی تجارب کے ذریعہ سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ بیشک دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں اور اگر مرض کے مناسب حال کوئی دوا استعمال ہو تو خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے بیشک مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی علمی تجارب کے ذریعہ سے ہر ایک **عارف** کو ماننا پڑتا ہے۔ کہ دعا کا قبولیت کے ساتھہ ایک رشتہ ہے۔ سو ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں۔ مگر کروڑہا راستبازوں کے **تجارب نے** اور خود ہمارے **تجربہ** نے اس **مخفی حقیقت** کو ہمیں دکھلا دیا ہے۔ کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے۔ اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ **نماز کا مغز** اور روح بھی دعا ہی ہے۔ جو سورہ فاتحہ میں ہمیں تعلیم دیگئی ہے جب ہم **اھدنا الصراط المستقیم** کہتے ہیں تو اس دعا کے ذریعہ سے اس نور کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ سے اترتا اور دلونکو یقین اور محبت سے منور کرتا ہے۔

بعض لوگ جلدی سے کہدیتے ہیں کہ ہم دعا سے منع نہیں کرتے بلکہ دعا سے مطلب صرف عبادت ہے جسپر ثواب مترتب ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ نہیں سوچتے۔ کہ ہر ایک عبادت جسکے اندر خدا تعالےٰ کی طرف سے **روحانیت** پیدا نہیں ہوتی اور ہر ایک ثواب جسکی **محض خیال** کے طور پر کسی آیندہ زمانہ پر امید رہی جاتی ہے۔ **وہ سب** خیال باطل ہے حقیقی عبادت اور حقیقی ثواب وہی ہے۔ جسکے **اسی دُنیا** میں انوار اور برکات **محسوس** بھی ہوں ہماری پرستش کی قبولیت کے آثار یہی ہیں کہ ہم **عین دعا کیوقت میں** اپنے دل کی آنکھہ سے مشاہدہ کریں کہ ایک تریاقی نور خدا سے اترتا اور ہمارے دل کے زہریلے مواد کو کھوتا اور ہماری بد پر ایک شعلہ کی طرح گرتا اور فی الفور ہمیں ایک

مقتدائے طریقہ احمدیہ

جناب حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی نور الدین صاحب بارہا ہندوستانی دواخانہ دہلی کی ادویات طلب فرمایا کرتے ہیں نیز اور اطبا بھی ایسا ہی کرتے ہیں کیونکہ یونانی مرکب ادویات کے اجزا سے بنی ہوئی صرف اسی دواخانہ سے ملتی ہیں اس

دواخانہ نے طب یونانی کے قالب مردہ میں تاب و توان پیدا کر دی ہے

کیونکہ اس میں کل امراض کی منتخب یونانی بلکہ ویدک کی پانچسو ادویات طیار ہوتی ہیں اسکا عظیم کاروبار ہے بہت بڑا اسٹاف ہے تاہم کام کی یہ کثرت کہ نہ صرف دن میں بلکہ بڑی رات تک کام کیا جاتا ہے۔

حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب دہلوی

اور انکے مشہور خاندان کی خاص خاص مجرب دوائیں صرف اسی دواخانہ میں بنتی ہیں جناب حاذق الملک اس دواخانہ کے سرپرست ہیں اور اس کی آمدنی

مدرسہ دائیان و شفاخانہ زنانہ دہلی کو دیجاتی ہے

شفا اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ مگر تدبیر اور تدبیر کیساتھ اخلاص شرط ہے خدا کا شکر ہے۔ کہ کثرت سے مریض اس دواخانہ کی ادویات سے شفا حاصل کر رہے ہیں کیونکہ

یہ دواخانہ ایمانداری سے اپنا فرض پورا کر رہا ہے اور ہر مرض کی دوا اس میں طیار ہے

نوٹ:۔ ماء اللحم خاص الخاص ارواح اور قوت کو ترقی دینے والی بھی مقوی بہتر غذا بہتر دوا جناب حاذق الملک کا خاص خاندانی نسخہ طیار ہے قیمت فی بوتل عہ نصف بوتل ۱۲

فہرست ادویات مفت:۔

ٹھیک یہ الفاظ پتہ لکھیئے:۔ **ہندوستانی دواخانہ دہلی - ہیڈی سنز** تار کا پتہ ہے۔

پانچ روپیہ سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک سوا لاکھ روپے کا فروخت کیجا چکا ہوں جس شخص نے ایکدفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کیواسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بنگیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جبتک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت کبھی ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کہ وہ شخص بہت ہی بد نصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنیئے روح حیات کیا چیز ہے۔ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والیکو آسان ہے کیا آپنے نہیں سنا کہ ڈاکٹر لی این صاحب ورانڈین میڈیکل [illegible] حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ [illegible] محرک ہاربیڈ یہ نکے گودے یا فاسفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی الاک سپاتی و چونہد کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح تندرست بنا دیتا [illegible] زمانہ اگر تلوار بنی بھی آئے تو بھی پٹے کر بے آب ہو جاوے ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے لیکچراروں اور [illegible] سلطنت کے سرٹیفکیٹیں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے کے بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روزانہ روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون سے چیز نتیجہ نکالے [illegible] روح حیات ار [illegible] انسان کی دوبارہ زندگی کے لیئے لاثانی دوا نہیں بچپن کی تہ زمانہ یا جوانی کی بے پروائی حالت میں بوجہ اعتدالیوں یا خلاف فا عدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض [illegible] پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لیئے روح حیات تیر کا تیل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ [illegible] ہے۔ جو دو یوم میں ہی قوت بجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتی ہے چہرے میں رونق دا ابدار حاصل ہوتی ہے قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت خواہشات اور تعیشات کی ناز یبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کیلئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتی ہے نامردی ضعف باہ ضعف مثانہ جریان سرعت رقت ضعف اعصاب ضعف معدہ ضعف دماغ ضعف جگر ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری لاغری بے رونقی زردی چہرہ کے لیئے اگرچہ تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جس پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزول کو جوانمرد جوان کو متانا اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپیہ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ جو ہمارا روغن دافع سستی ہے یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ کو دور کر کے معزولہ طاقت کو بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گزرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا دیتا ہے اور عمر بھر کسی اور دوا کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی قیمت فی شیشی روغن چار روپے چار آنہ (للعہ)

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کیں

قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مدنظر رکھا گیا ہے اسوقت تک پانچ حصہ پارہ
قیمت ہر ایک عصہ

تفسیر سورۂ بقر مکمل ہے تین روپیہ چار آنہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہار بازی کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز دطراری مریضوں کی آہ وزاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے۔ کہ الامان لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں چلتا ہے ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں۔ اول آزماؤ پہر منگواؤ بہلا اسمین بہی کچھہ دہوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دونو مختلف قسم کی بدکاریونکی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہمنے اس امراض کے لیئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے۔ جسکے چند روزہ استعمال سے امراض آلۂ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالے فوراً دفع ہوتی ہے اور ہر قسم کی شکایت کے لیئے مفید ہے ہمارا یہ کام نہتا۔ کہ لکہہ مارین کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے۔ اول مفت منگائیے پہر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس عہ

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کہائیں انشاء اللہ اسکو پائیے قیمت چہہ ماشہ عہ

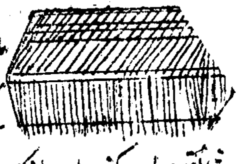
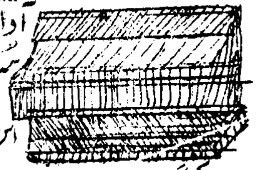
سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بماریونکو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑہانیوالا قیمت فی تولہ ۱ر

سنون دندان دانتوں کی کل بماریونکو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴ر

المشتہر
حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ ملب گڑہ ضلع دہلی

...کا سب سے بڑا اور مشہور کارخانہ ہارمونیم باجے

نمایاں اعلےٰ پالش شدہ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نہ کیا جائے قیمت نہایت ہی ارزاں

...دی ہارمونیم باجہ ۳ اسٹاپ	ڈبل سُر فولڈنگ ہارمونیم باجہ	ہارمونیم سیکھنے کی کتب
 بلند نون کیلئے مفید جو شائقین باجہ سیکھنا چاہیں انکو یہی سیکھنا چاہیئے۔ اسمین سرونکا ایک سٹ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول ... درجہ دوئم ...	 ۴	چراغ ہارمونیم ۱۲ر
ڈبل سُر دستی ہارمونیم باجہ ۴ اسٹاپ		رہبر ہارمونیم ۱۲ر
 آواز نہایت سُریلی وبلند اس باجہ مین ڈبل سرون کے لگے ہوئے ہیں قیمت ...	خواہ کرسی پر بیٹھکر پاؤں سے بجائیے خواہ فرش پر بیٹھکر ہاتہہ سے قیمت درجہ اول ... درجہ دوم ... نوٹ: ہمراہ فرمائش ہر ایک ...	ہارمونیم استاد ۸ر
		طبلہ ہارمونیم ۴ر
		ہارمونیم درپن ہر دو حصہ ۸ر
		ہارمونیم گائیڈ ہر چہار حصہ فی حصہ عہ ر
		ہارمونیم مرمت کرنیکی کتاب ... ۸ر
		طبلہ سیکھنے کی کتاب ...
		ستار سیکھنے کی کتب ۵ر

ملنے کا پتہ ... روپیہ آنے چاہیئے ... نام لکھنا چاہیئے مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

تمام درخواستین وترسیل زر بنام **مینجر ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ** ... ۱۱ ...

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسانی طور پر سمجہانیکے لیئے۔ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ ہر مہینے کم ازکم ایک پارہ ... شائع ہوجاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے۔ کہ معمولی اردو خوان بہی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ مین تفسیری نوٹ ہین جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقایق ومعارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنے کی کوشش کیگئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائینس دان بہی مزہ اٹھائیں۔ ترجمہ اور نوٹ مین حضرت خلیفۃ المسیح کے درس

محب اطفال جو سکاٹس ایملشن (اسکاٹس ایملشن)

جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ مین دیا ہے۔ اس نے انکے بچوں کو تندرستی کو کیا ہے اور ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے مزے سے پیتے ہیں وہ بیمار اور تندرست بچون کو تندرست کو توانا بنادیتا ہے



سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے خریدنے کیلیے ہمیں نشان ماہی گیر امیشن جو اسکاٹ کے طریقہ کا شناخت نشان ہے۔ کو ہاتھ سے جانے نہین جاتا۔ اسکا چھوا ...

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ کیمسٹ مینوفیکچرنگ لیوٹر
لنڈن